بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم یک شنبہ

جلد ۳۰	۲۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش	۶ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ	۲۲ ماہ فروری ۱۹۴۲ء	نمبر ۴۵

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش - آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا جس میں موجودہ نازک اور پُرخطر ایام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر پوری طرح کاربند ہونے کی نصیحت فرمائی ؛۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو آج بھی ۱۰۲ درجہ بخار رہا - اضطراب اور بےچینی کی شکایت بھی پائی جاتی ہے - احباب دعائے صحت کریں ؛۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی دعوت پر آج سردار بہادر برجہ سنگھ صاحب چاولہ پریذیڈنٹ پنجاب این - ڈبلیو ایف - ٹیکنیکل سکشن کمیٹی ۱۱½ بجے کی ٹرین سے قادیان آئے - اور ۲۴ امیدواروں کو ٹیکنیکل سکول میں کام سیکھنے کے لئے منتخب کیا ؛۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا بخار الحمدللہ آج ۹۹ سے ۲ پوائنٹ کم ہو گیا ہے

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۶ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

موجودہ زمانہ کا نوحؑ اور اس کی کشتی

والله همچو کشتیٔ نوحم ز کردگار
بے دولت آنکه دور بماند ز لنگرم

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت نوحؑ اور اُن کی کشتی کے واقعہ پر ایک عرصہ دراز گزر چکا ہے - آج لوگ اُن واقعات کو پڑھتے - اور حضرت نوح علیہ السلام کے نہ ماننے والوں کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - کیونکہ اُن کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی - کہ اُس زمانہ کے لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے ارشادات کے انکار پر کیوں مصر تھے - پھر وہ اس بات پر بھی تعجب کا اظہار کرتے ہیں - کہ جب طوفان آ گیا - اور اس کی موجوں نے بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں تک کو ڈھانپ لیا - تو اس وقت بھی نوحؑ کا بیٹا اپنے باپ کی کشتی میں کیوں سوار نہ ہوا - اور کیوں وُہ اس وہم میں مبتلا رہا - کہ کسی پہاڑ کے سہارے طوفان کی زد سے محفوظ ہو جائے گا - مگر تعجب اور ہزار تعجب - کہ وُہ نوح اول کے واقعات کو پڑھ کر تو حیرت کا اظہار کرتے ہیں - اور سمجھتے ہیں - کہ وہ لوگ سخت غلطی خوردہ تھے - جو اُس طوفان کے وقت نوح کی کشتی میں سوار نہ ہوئے - مگر ان کے کان اُس نوحِ ثانی کی آواز نہیں سنتے - جو اُن کے زمانہ میں آیا - اور جس نے خدا سے خبر پا کر دُنیا کو بتایا - کہ :-

"وُہ دن نزدیک ہیں - بلکہ میں دیکھتا ہوں - کہ دروازے پر ہیں - کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی - اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرنے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے - اور کچھ زمین سے - یہ اس لئے - کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی - اور تمام دِل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں"

پھر اس نوحِ ثانی نے نام لے لے کر ملکوں اور قوموں کو پکارا - وُہ یورپ سے بھی مخاطب ہوا - وُہ ایشیا والوں سے بھی ہم کلام ہوا - اُس نے جزائر میں رہنے والوں کے دروازوں کو بھی کھٹکھٹایا - اور ہندوستان میں رہنے والوں کی طرف بھی متوجہ ہوا - چنانچہ اُس نے کہا :-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں - اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں - اور اے جزائر کے رہنے والو - کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا - میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں - اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں - وُہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا - اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے - اور وُہ چپ رہا - مگر اب وُہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں - سُنے کہ وُہ وقت دُور نہیں - میں نے کوشش کی - کہ خدا کی اماں کے نیچے سب کو جمع کروں - پر ضرور تھا - کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں - کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا - اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و صفحہ ۲۵۷)

یہ وُہ آواز ہے - جو موجودہ زمانہ کے نوحؑ نے بلند کی - کاش یہ آواز اسی توجہ سے سُنی جاتی - جس کی یہ مستحق تھی - مگر آہ تقدیر کے نوشتے پورے ہو کر رہے اور جس طرح نوحِ اول کو دُنیا کے خود فراموش لوگوں نے رد کر دیا تھا - اسی طرح نوحِ ثانی کو بھی ظلمت کے دلدادوں نے رد کر دیا - اس کے پیغام پر ہنسی اڑائی - اس کے دعوے کو مجنونانہ سمجھا - اور غفلت کے لحافوں میں بدستور سوتے رہے - نوح چاہتا تھا - کہ وُہ بیدار ہو کر آنے والے طوفان سے بچنے کی تیاری کریں - اس نے ان کے لئے ایک کشتی بھی تیار کی - اور اس کا نام بھی اس نے "کشتی نوح" رکھ کر بتایا - کہ یہی وہ کشتی ہے - جس پر سوار ہو کر تم اس طوفان سے بچ سکتے ہو - مگر جس طرح پہلے نوحؑ نے جب کشتی بنائی تھی - تو لوگوں نے اس کا مضحکہ اڑایا - اسی طرح نوحِ ثانی کی کشتی کی طرف بھی لوگ متوجہ نہ ہوئے - آخر وُہ طوفان آ گیا مگر کیسا طوفان ؟ سخت ہیبت ناک - سخت تباہ کُن - اور سخت ہلاکت انگیز - یہ طوفان اُس کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق یورپ سے اُٹھا - ایشیا کے امن کو اس نے خاک میں ملا دیا - اور اب جزائر (شرق الہند) کے رہنے والے اس عذاب میں مبتلا ہیں - لاکھوں جانیں ہلاک ہو رہی ہیں - لاکھوں آبادیاں ویران ہو رہی ہیں - لاکھوں بچے یتیم - لاکھوں عورتیں بیوہ - اور لاکھوں نوجوان موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں - غرض چاروں طرف اس عذاب سے شورِ قیامت برپا ہے ؛۔

اب یہ طوفان الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق جو موجودہ زمانہ کے نوحؑ نے شائع کیں - ہندوستان کی طرف بڑھ رہا ہے - اس کی موجوں کے ہندوستان کے ساحل سے ٹکرانے کا خطرہ پیدا ہو چکا ہے - بے شک کہا جا سکتا ہے کہ یہ عذاب ابھی کچھ فاصلہ پر ہے - مگر کیسا نادان اور احمق ہے - وُہ انسان جو فاصلہ تو دیکھتا ہے - مگر نوحؑ ثانی کی پیشگوئیوں کو نہیں دیکھتا - کیا خدا نے ان پیشگوئیوں کے عین مطابق یورپ کو مبتلائے ہلاکت نہیں کر دیا - ایشیا ماتم کا گہوارہ نہیں بن گیا - اور جزائر کے رہنے والے اپنی آنکھوں کے سامنے آبادیوں کو ویران ہوتے نہیں دیکھ رہے - پھر ہندوستان کے متعلق ان الفاظ کے پورے ہونے میں کیا دیر لگ سکتی ہے - کہ "نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے"

پس اب بڑے خوف اور ڈر کا مقام ہے اب ہر شخص کو آستانہ رب العزت پر جھک جانا چاہیئے۔ اور اپنے اعمال اور اپنے افعال میں ایسا تغیر پیدا کرنا چاہیئے۔ جو خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج جو عذاب تیزی سے بڑھتا ہوا ہندوستان کی طرف آرہا ہے۔ وہ نہائت شدید ہے مگر اس کے ساتھ ہی اپنے دلوں میں کامل ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ خوشخبری بھی ہے جو اسی نوح نے دی۔ کہ

”آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے“

اسی طرح وہ یہ خبر بھی دے چکا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار کہ ہر وہ شخص جو میرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا خدا اس کی حفاظت کرے گا۔ اسی طرح اس نے یہ بھی فرمایا کہ

”خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا۔ جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں۔ اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں“۔ (اشتہار ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء)

ایک شعر ہے ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

مگر غلام بننا آسان نہیں۔ نوح کی چار دیواری کے اندر آجانا معمولی بات نہیں۔ خدا سے ترساں اور ہراساں رہنا۔ اور خدائے ذوالعجائب سے پیار کرنا کھیل نہیں۔ خدا کا غلام انسان تب بنتا ہے۔ جب اپنی تمام خواہشات سے الگ ہوکر اپنے آپ کو کلیۃً خدا تعالےٰ کے حوالے کر دے۔ اسی طرح نوح کی چار دیواری میں وہی لوگ داخل ہو سکتے ہیں۔ جو نوح کی پوری پوری فرمانبرداری کریں۔ اور اس تعلیم پر عمل کریں۔ جو ”کشتی نوح“ میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح خدائے ذوالعجائب سے پیار وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو اپنی نفسانی خواہشات پر موت وارد کرلے۔ اور شیطانی اثرات سے دل کو بالکل پاک بنالے پس آج جبکہ چاروں طرف عذاب ایک مواج سمندر کی طرح پھیلا چلا جارہا ہے۔ اور ہندوستان بھی اس کی زد میں آنے والا ہے۔ ہم موجودہ زمانہ کے نوح کی آواز جہاں ان تمام لوگوں کو پہونچاتے ہیں۔ جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ وہاں ہم احمدی احباب سے بھی یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ طوفان نوح سے وہی بچ سکتا ہے۔ جو نوح کا سچا فرمانبردار بیٹا ہو۔ نوح اول کے وقت جب طوفان آیا تو ان کا بیٹا غرق ہوگیا۔ اور حضرت نوح کی التجا کے باوجود غرق ہوگیا۔ خدا تعالےٰ نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ انہ عمل غیر صالح وہ متقی نہیں۔ پس محض نوح کی جماعت میں شامل ہونا کوئی فخر کی بات نہیں۔ نوح کی جماعت میں حقیقتاً وہی شامل ہے۔ اور وہی شخص سچے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کہلا سکتا ہے۔ جو آپ کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے بھی مخلصین کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا

”میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچا دوں گا“ اس کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”خدا تعالےٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے“۔ (تذکرہ صفحہ ۴۹۲)

پس ہماری جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل کرے۔ اس کے لئے آج کل ”کشتی نوح“ کو بار بار پڑھنا اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا خدا تعالےٰ ہماری حفاظت فرمائے نیز دوسروں کو بھی اس حفاظت میں شریک کرنے کے لئے تبلیغ کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا پر اعتراض نہ کرے

”لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا۔ اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں اور روڑیوں پر بھی ہوئی۔ تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا۔ کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا نے اس کا سارا ولی پن چھین لیا۔ آخر وہ بہت ساغمگین ہوا۔ اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی۔ تو آخر اس کو پیغام آیا۔ کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔ اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسہ ڈال کر پتھروں پر گھسیٹتا پھر۔ اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں۔ اس عابد نے کہا کہ جس طرح میں کہتا ہوں اسی طرح کرو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسیٹنے سے چھل گئیں۔ تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں۔ ذرا زیادہ بارش ہوجائے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے۔ اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہم کو مارنے لگا ہے“ ؛ (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

بیرون ہند کے احباب کم سے کم ایک ماہ کی آمد کے برابر وعدے کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بیرون ہند کے افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی حضور کی خدمت میں پیش ہونے والے ہیں۔ انفرادی طور پر جو وعدے آئے ہیں وہ شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ اس ہفتہ ڈاکٹر۔ اے۔ بشیری عدن نے اپنا وعدہ ۲۰۷ کا جو ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہے پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وعدہ میں سے ایک قسط ۱۰۰ کی ارسال حضور ہے۔ بقیہ رقم بھی جلد ادا ہوگی۔ جو امید ہے کہ ۳۱ مارچ سے قبل مل جائے گی۔

بیرون ہند کے ایک دوست جو پہلے سال سے قریباً ایک ماہ کی آمد ہر سال دیتے چلے آرہے ہیں۔ اور اب ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ وہ اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے اپنا سال ہشتم کا چندہ ۲۴۲ روپے جو گزشتہ سال پر ۲۰ فی صدی اضافہ کے ساتھ تھا شروع تحریک میں ادا کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء وہ لکھتے ہیں کہ سال نہم اور سال دہم کا چندہ بھی بیس بیس فی صدی اضافہ سے ادا کرونگا۔ انشاء اللہ

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیرون ہند سے جو وعدے آئے ہیں۔ وہ ۲۸ نومبر کے خطبہ کی تعمیل میں ہیں۔ اب حضور کا ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کا خطبہ جو ۱۴ جنوری کے اخبار الفضل میں شائع ہوا ہے۔ احباب کو پہونچ چکا ہوگا۔ پس بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو حضور کا یہ ارشاد یاد رکھتے ہوئے سال ہشتم کے وعدے پیش کرنے چاہئیں۔ فرمایا۔ ”اس چندہ میں حصہ لینے والے وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے ایک سال میں دو دو ماہ کی آمد دے دی تھی۔ اسی طرح اس میں ایسے لوگ بھی شامل تھے جنہوں نے اپنا تمام اندوختہ دے دیا تھا۔ یا اپنی حیثیت سے بہت بڑھ کر قربانی کرچکے تھے۔ اسی طرح بعض ایسے بھی ہیں جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں“

پس سال ہشتم کا وعدہ کرنے میں ہر مجاہد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا چندہ اس کی ایک ماہ کی آمد سے بڑھ جائے۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ کہ بیرون ہند کے احباب بھی سال ہشتم کے وعدوں کو ۳۱ جولائی سے قبل ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بیرون ہند کے جو لوگ ۳۱ جولائی تک اپنا وعدہ پورا کریں گے۔ وہ سابقون کی پہلی فہرست میں ہوں گے۔

یاد رہے کہ بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد اور وہ لوگ جو فوجی سلسلہ میں سمندر پار گئے ہیں۔ ان سب کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ ہندوستان کی جماعتیں اور افراد جو وعدے کرچکے ہیں۔ ان کے لئے سابقون کی پہلی فہرست میں آنے کے لئے ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء ہے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہر ملک کے احمدی بخیریت ہیں

گوجرانوالہ کے محمد افضل صاحب جو انجمن احمدیہ رنگون کے پریذیڈنٹ تھے۔ حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ وہ ۱۲ فروری کو رنگون سے جہاز پر سوار ہوئے وہ لکھتے ہیں۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ میری روانگی تک تمام احمدی بھائی مقیم برما خیریت سے تھے۔ دوران بمباری کیں ہمارے دو احمدی بھائیوں کو خدا نے خاص طور پر محفوظ رکھا۔ ایک حکیم غلام احمد صاحب اور دوسرے ماسٹر محمد اسحٰق صاحب دونوں کے سامنے سینکڑوں آدمی لقمہ اجل ہوگئے۔ مگر یہ بچ گئے ؛

یزیدی صفت کون ہیں؟

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں جو "پیغام صلح" ۱۰- فروری ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا ہے۔ اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں جس قدر مال اور وقت خرچ کر رہے ہیں۔ وہ اُن کے نزدیک بالکل ضائع ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو یہ لکھا ہے۔ کہ "ہم چاہتے ہیں جس قدر ممکن ہو۔ ان بحثوں میں کم پڑیں" اور دوسری طرف اسی خطبہ میں اپنے آپ کو حسین اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نعوذ باللہ یزید ملعون سے مشابہت دے کر اپنی روایتی "خوش کلامی" کا مظاہرہ کیا ہے۔

مولوی صاحب نے بہانہ یہ بنایا ہے۔ کہ:۔ "کیا کیا جائے۔ ایک طرف ایک روزانہ اخبار ہے۔ جس کی تیس اشاعتوں میں سے پچیس میں ضرور پیغامیوں کا ذکر ہوتا ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ مجبور ہو کر ادھر سے بھی لکھنا پڑتا ہے" مگر وہ اس کا قطعاً کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ کہ اس درجہ درشت کلامی کے لئے "الفضل" نے انہیں مجبور کیا ہے۔ اگر مولوی صاحب اپنے اس دعوی میں سچے ہیں۔ کہ انہیں ہمیشہ "مجبور ہو کر" جماعت احمدیہ کے خلاف لکھنا پڑتا ہے۔ اور ۲۳ فروری کے خطبہ جمعہ میں بھی اسی مجبوری کی وجہ سے اس قدر سخت کلامی کی ہے۔ تو انہیں اس بات کا کوئی ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ کہ "الفضل" نے اپنی حال کی کسی اشاعت میں غیر مبائعین کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ لیکن اگر وہ اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہ کر سکیں۔ اور یقیناً نہیں کر سکیں گے۔ تو یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے۔ کہ ان کی طبیعت میں سخت کلامی کا جو مادہ ہے۔ اسی سے "مجبور ہو کر" انہوں نے ایسا کیا ہے ــ یہ بات قطعاً صحیح نہیں۔ کہ "الفضل" انہیں اس قسم کی دُر افشانی پر مجبور کرتا ہے۔

"الفضل" کے فائل اس بات پر گواہ ہیں۔ کہ ہم نے مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے غیر مبائعین کا جب بھی ذکر کیا۔ متانت اور سنجیدگی سے کیا ہے۔ مگر "پیغام صلح" اور خود مولوی محمد علی صاحب کی روش اس کے خلاف چلی آ رہی ہے۔ اور وہ بالعموم ایسے الفاظ استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ جنہیں دشنام دہی کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

مذکورہ بالا خطبہ میں مولوی صاحب نے خواہ مخواہ یہ کہا ہے۔ کہ

"یزید کا رنگ کہاں نظر آتا ہے۔ اور امام حسین کے رنگ میں کون جماعت رنگین ہے یہ ایک موٹی بات ہے۔ یزید کون ہے جو خلافت پر متمکن ہے۔ کثرت اس کے ساتھ ہے۔ اور دوسری طرف صرف چند لوگ ہیں۔ جو اس خلافت کے دعویدار کی بیعت اس لئے نہیں کرتے۔ کہ وہ اسے اس کا اہل نہیں سمجھتے"

ان الفاظ میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کو جن کی خدا نے اپنے عرش سے تعریف فرمائی ہے۔ جن کے لئے خدا کے مسیح نے بڑی بڑی دعائیں کی ہیں۔ اور آپ کو بشارتیں دی گئی ہیں۔ اُس خبیث الطبع ملعون یزید کے مشابہ قرار دیا ہے۔ جس پر دنیا آج تک لعنتیں ڈالتی ہے۔ اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے۔ کہ وہ ایک ناپاک طبع۔ اور دنیا کا کیڑا تھا" کیا مولوی محمد علی صاحب کی یہی وہ خوش کلامی ہے جس پر انہیں ناز ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جگر گوشہ کو جو خدا تعالے کی بہت سی پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ جو خدا تعالے کی پیشگوئیوں کے ماتحت جلد جلد بڑھا۔ اور جو خدا تعالے کی پیشگوئیوں کے مطابق اکناف عالم تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا رہا ہے۔ یزید قرار دے رہے ہیں۔ اور جگر گوشۂ رسول کو یہ ناپاک نام دیتے ہوئے ذرا انہیں ترس نہ آتے۔ آہ افسوس۔ صد افسوس۔

مولوی صاحب غور تو کریں۔ کیا وہ اس انسان کو یزید نہیں کہہ رہے جس کی الہامات الٰہیہ میں بے حد تعریف و توصیف کی گئی ہے اور جس کے کئی قسم کے مناقب و فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام صاف طور پر یہ بتا رہا ہے۔ کہ یزیدی وہ ہیں۔ جو قادیان سے نکالے گئے۔ چنانچہ وہ الہام یہ ہے

اخرج منہ الیزیدیون۔ یعنی قادیان سے یزیدی صفت لوگ نکالے جائیں گے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ یزید اہل بیت نبوی کے بدترین دشمن تھے۔ پس یزیدی وہی ہو سکتے ہیں۔ جو اہل بیت کے دشمن ہوں۔ نہ وہ جو کہ اہل بیت میں سے ہو۔

پس اس الہام کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ایک زمانہ میں بعض ایسے لوگ جو اہل بیت کے دشمن ہوں گے۔ قادیان سے نکالے جائیں گے چنانچہ واقعات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ جب خلافت ثانیہ کا قیام ہوا۔ تو مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے ساتھی جو اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بدترین دشمن تھے۔ قادیان سے نکالے گئے۔ اور انہوں نے ہر رنگ میں اہل بیت کی مخالفت کرنی شروع کر دی۔ پس یزیدی صفت وہی لوگ ہیں۔ جو دن رات اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنے ادعا کا ثبوت یہ دیا ہے۔ کہ یزید کے ساتھ کثرت تھی جیسی کثرت آج امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور امام حسین کے ساتھ صرف چند لوگ تھے۔ جیسے میرے ساتھ ہیں۔ اس کے معنی یہ بنتے ہیں۔ کہ جس کے ساتھ چند گنتی کے لوگ ہوں۔ وہ اپنے آپ کو امام حسین قرار دے لے اور جس کے ساتھ کثرت ہو۔ اسے یزید سمجھ لیا جائے۔ یہ معیار اگر ایسا ہی صحیح ہے۔ تو اس کی زد بہت دور پڑتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کے ساتھ صرف چند آدمی تھے۔ اور آپ اپنے آپ کو حضرت امام حسین کے مشابہ بھی قرار دیتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

مگر پھر وہ وقت آیا۔ کہ لاکھوں لوگ آپ کے ساتھ ہو گئے۔ اب اگر مولوی صاحب کا یہ معیار درست ہے۔ تو کیا اس مقام پر بھی وہ اسی قسم کے ناپاک الفاظ استعمال کریں گے۔

بے شک اب خدا کے فضل سے کثرت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے ساتھ ہے اور قلت مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ۔ مگر مولوی صاحب کو یاد رہے کہ کبھی وہ دن تھا کہ خود وہ کہا کرتے تھے۔ کہ ۹۵ فیصدی جماعت ان کے ساتھ ہے۔ اور پانچ فیصدی ہمارے ساتھ۔ مگر آج ۹۵ کیا ۹۹ فیصدی ہمارے ساتھ ہیں۔ اور ایک فیصدی ان کے ساتھ اگر جس کے ساتھ کثرت ہو۔ وہ یزید ہوتا ہے تو خلافت ثانیہ کے ابتدا میں وہ خود کیا تھے؟

حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی وہ کثرت جو خار بن کر مولوی صاحب کی آنکھوں میں کھٹکتی رہتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی صداقت اور فوت جاذبہ اور غیر مبائعین کی ناکامی کا کھلا ثبوت ہے کیونکہ خدا تعالے قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے۔ کہ ہم اپنے پیاروں کی مدد کرتے۔ اور انہیں ترقی دیا کرتے ہیں۔ اگر کثرت کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ نے یزید سے ہی مشابہ ہونا تھا۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ جماعت احمدیہ کی ترقیات کے وہ تمام وعدے جو خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے۔ نعوذ باللہ اس لئے تھے۔ کہ جماعت بالآخر یزید اور اس کے ساتھیوں کے ہمرنگ بن جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ "الفضل" ۲۹ اپریل ۱۹۱۴ء میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طرف سے ایک نوٹ درج ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہاؤس راوی ہیں۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی مخالفت میں بہت کچھ کہا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب آپ خواہ کتنے ہی بڑے آدمی بن جائیں۔ پھر بھی آپ سوچیں کہ یزید نے اہل بیت کی مخالفت کر کے کیا پھل کھایا"

اس روایت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یزید کا کیا کام تھا۔ اور اب اُس کے فرائض کون ادا کر رہا ہے۔

فیصلہ تبلیغی کانفرنس منعقدہ جلسہ سالانہ ۱۳۲۰ ہش ۱۹۴۱ء

زیر صدارت جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

حسب سابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیکرٹریان نشر و اشاعت و دیگر اہل الرائے احباب پر مشتمل تبلیغی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں تبلیغ و اشاعت کے لئے موثر ذرائع اختیار کرنے اور ان میں جو دقتیں حائل ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے مشورہ کیا گیا۔

چنانچہ تبلیغ کے لئے نشر و اشاعت کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اور اس صیغہ کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے کہ سال بھر میں صرف تین چار لاکھ سے زیادہ اشاعت نہیں ہوتی۔ جو کہ ہر لحاظ سے ناکافی ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ فی زمانہ اشاعت تبلیغ کے لئے ایک نہائت مؤثر اور کارآمد حربہ ہے جس کی کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنیاد ڈالی۔ اور اس سلسلہ میں عظیم الشان اور بے مثال کام کیا۔ اور نشر و اشاعت کو تبلیغ احمدیت کے لئے ضروری قرار فرما گئے۔ اور اس کو جاری رکھنے کے لئے اور اس راہ میں ہر کوشش اور قربانی کے لئے جماعت کو پُر زور تلقین فرما گئے۔

اس لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہمارا نشر و اشاعت کا صیغہ اور پریس بہت مضبوط ہو۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ احباب جماعت اس کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے دل کھول کر تعاون فرمائیں۔ چنانچہ بحث و مشورہ کے بعد یہ طے ہوا کہ فی الحال جماعتوں کے لئے چندہ عام یا حصہ وصیت کا جو وہ ادا کرتے ہیں چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فی صدی چندہ نشر و اشاعت مقرر کیا جائے۔ اور یہ چندہ ہر جماعت اپنے لئے لازمی قرار دے لے۔

اگرچہ چندہ کا اڑھائی فی صدی نشر و اشاعت جیسے اہم کام کے لئے بہت قلیل رقم ہے لیکن اتنا ہلکا چندہ لگانے سے یہ مقصد ہے۔ کہ یہ رقم سہولت سے باقاعدہ وصول ہوسکے گی۔ جس کے مقابلہ میں اشاعت میں بھی باقاعدگی اور تسلسل قائم ہو جائے گا۔ مگر اس طرح جو کمی رہ جائے گی۔ اس کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز طے کی گئیں

(۱) مخلصین اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں بڑھ کر حصہ لینے والوں کے لئے اس سے زیادہ دینے کی بھی گنجائش باقی ہے۔ یعنی دوست اس شرح سے زیادہ بھی چندہ دے سکتے ہیں۔

(۲) جنہیں خدا تعالےٰ نے زیادہ طاقت اور زیادہ آمدنی عطا فرمائی ہے انہیں مندرجہ ذیل شرح سے چندہ نشر و اشاعت میں حصہ لینے کی تحریک کرنے کا فیصلہ ہوا۔

۱۵۰ روپے سے ۲۵۰ روپے تک کی آمدنی رکھنے والوں سے ایک روپیہ ماہوار

۲۵۰ روپے سے ۴۰۰ روپے تک کی آمدنی رکھنے والوں سے دو روپے ماہوار

۴۰۰ روپے سے ۶۰۰ روپے تک کی آمدنی رکھنے والوں سے تین روپے ماہوار

۶۰۰ روپے سے ۸۰۰ روپے تک کی آمدنی رکھنے والوں سے چار روپے ماہوار

۸۰۰ روپے سے ۱۰۰۰ روپے تک کی آمدنی رکھنے والوں سے ۵ روپے ماہوار

اس سے زیادہ ماہوار آمد رکھنے والے احباب سے دس روپے ماہوار۔

یہ شرح ترکاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اسوہ کو دیکھتے ہوئے مقرر کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پانچ روپے ماہوار چندہ نشر و اشاعت میں عطا فرماتے ہیں۔

(۳) نیز وقتاً فوقتاً دورہ کر کے بھی چندہ وصول کیا جائے گا۔ اور مطابق ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز صندوقچیوں کے ذریعہ بھی چندہ وصول کیا جائے گا۔ سیکرٹریان نشر و اشاعت کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کی مساجد میں صندوقچیاں نصب کرلیں۔ اور جلسوں و اجتماع کے مواقع پر بھی صندوقچیاں نصب کی جائیں۔ نیز شادی و خوشی کے مواقع پر بھی یہ چندہ وصول کیا جائے۔

غرض احباب غور فرما سکتے ہیں۔ کہ ایسے اہم اور ضروری فریضہ کی ادائیگی میں اس سے زیادہ اور کیا سہولت پیش کی جاسکتی ہے۔

اس لئے امید ہے کہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ اور احباب ہر طرح تعاون فرمائیں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بندگان خدا کی نجات اور دنیا کے امن و صلح کے لئے جو حقائق و معارف سے پُر خزانہ عطا فرما گئے ہیں۔ اس کی اشاعت کرنا اور پھیلانا ہمارا فرض ہے۔ اور ہمیں چاہیئے کہ حق و راستی کے پیاسوں تک جس طرح بھی ہوسکے یہ روحانی غذا پہونچاتے رہیں۔

چنانچہ صیغہ ہذا کی طرف سے جتنی بھی اشاعت ہوتی ہے۔ خدا کے فضل سے اس کا بہت نیک اثر ہوتا ہے۔ بہت لوگ اس اشاعت کے طفیل ہدائت پا چکے ہیں حتیٰ کہ جناب ناظر صاحب امور عامہ کو اپنے دورہ کے دوران میں ایک بہت بڑے مخالف ملے جنہوں نے ذکر کیا۔ کہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر مجھ تک پہونچتا رہا جس کے نتیجہ میں مَیں بیعت کر چکا ہوں۔ اس کے علاوہ ضلع لدھیانہ کے ایک گاؤں میں ایک احمدی دوست کے ذریعہ لٹریچر پہونچتا تھا جب وہاں سے وہ تبدیل ہو گئے۔ تو ایک غیر احمدی نے ایک روپیہ چندہ بھجوایا۔ اور درخواست کی کہ اب احمدی دوست کے تبدیل ہو جانے سے آپ کا لٹریچر میسر نہیں آتا۔ جو کہ میرے لئے روحانی غذا بن چکا تھا۔ براہ کرم میرے پتہ پر لٹریچر ارسال کرتے رہیں۔

اسی طرح ایک غیر احمدی کی طرف سے میاں سراج الدین صاحب رانچی بہار کے ذریعہ پانچ روپے چندہ آیا۔ اور ایسے متلاشیان حق بھی بہت ہیں۔ جن کی طرف سے قریباً روزانہ احمدیہ لٹریچر کے لئے تحقیق کی غرض سے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔

الغرض نشر و اشاعت ایک نہائت مؤثر اور ضروری ذریعہ تبلیغ ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اشاعت کے لئے جو غیر معمولی سہولتیں عطا فرمائی ہیں۔ اور جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی حسب منطوق آیت واذا الصحف نشرت ایک خصوصیت قرار دیا ہے۔ اس سے کما حقہ فائدہ نہ اٹھانا کفران نعمت ہو گا۔ خصوصاً جبکہ ہمارے امام ہمام علیہ السلام خود اس کام کی بنیاد رکھ گئے ہیں۔ اس کی تقلید کرنا ہمارے لئے لازمی ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت و عہدہ داران خصوصاً سیکرٹری صاحبان نشر و اشاعت اس حقیقت اور ضرورت کا احساس کرتے ہوئے نشر و اشاعت کے اس نہائت ہی قلیل مطالبہ کو باقاعدگی سے پُورا کرتے رہیں گے۔ بلکہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت میں اس کے چندہ کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ اس چندہ کو آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں۔ احباب نشر و اشاعت اور پریس کو مضبوط کرنے اور اس راہ میں زیادہ سے زیادہ امداد کرنے کا تہیہ کریں گے خصوصاً ایسی جماعتوں کو اب بیدار ہو جانا چاہیئے جن کی طرف سے اس مد میں کبھی چندہ وصول نہیں ہوا۔ یا بے قاعدہ وصول ہوتا ہے۔ جبکہ دنیا محض اس وجہ سے خدا تعالےٰ کے عذاب کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور وقت کے امام کو نہیں پہچانا اور دن بدن زیادہ سے زیادہ مصائب و آلام میں گرفتار ہوتی جارہی ہے۔ اور اس آگ اور خون کے عذاب سے بچنے کے لئے آسمانی بارش کی انتظار میں تڑپ رہی ہے۔ کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہر ممکن طریق سے آسمانی بارش کے لئے زمین تیار کریں۔ اور زمانہ کے امام اور خدا تعالےٰ کے فرستادہ کے پیغام کو پہونچانے میں کسی قربانی یا کوشش سے بھی دریغ نہ کریں۔

(نوٹ) ایسی جماعتیں جہاں ابھی تک سیکرٹریان نشر و اشاعت منتخب نہیں ہوئے۔ وہ جلد تر انتخاب کر کے مطلع فرمائیں۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

آریہ اور ان کے دھرم ویر

آریہ اخبار پرکاش (۲۲ فروری) نے "دھرم ویر کی یاد" کے عنوان سے جہاں پنڈت لیکھرام کی موت کا ذکر کیا ہے۔ وہاں بعض اور آریوں کا بھی نام لیا ہے۔ جو مارے گئے۔ اور انہیں ویدک دھرم کے مجاہد قرار دیکر دوسروں کو انکی یاد تازہ رکھنے اور انکی تقلید کرنے کی تحریک کی ہے۔ مگر اس بات کو قطعاً نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ جن کو "دھرم ویر" قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی درشت کلامی اور دل آزادی کا صلہ پایا۔ اور اس پہلو میں ان کا طریق عمل اختیار کرنا قطعاً مفید نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر ان واقعات سے سبق حاصل کرکے مذہبی امور میں گفتگو کرتے ہوئے درشت کلامی کو ترک کرکے [illegible]

اب کے دیسی کپاس کم بوئی جائے

عام تجارتی حالات میں ہندوستان کی دیسی کپاس کا بہت سارا حصہ فروخت کے لئے دساوری منڈیوں کو بھیجا جاتا تھا۔ لیکن موجودہ جنگ کی وجہ سے غیر ممالک کی منڈیوں سے تجارت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ موجودہ حالات کا جائزہ لیا جائے۔ تاکہ جہانتک ممکن ہو زمینداروں کو نقصان سے بچانے کے لئے کپاس کی وہ فالتو پیداوار جس کی ہندوستان میں کھپت نہیں ہو سکتی۔ گھٹا دی جائے۔

یہ بات پنجاب کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ صوبہ اگرچہ درمیانی اور لمبی ریشہ والی کپاس (امریکن کپاس) بھاری مقدار میں پیدا کرتا ہے۔ تاہم ابھی تک زمیندار سالانہ تقریباً بارہ لاکھ ایکڑ زیادہ رقبہ میں چھوٹے ریشے والی دیسی کپاس بوتے ہیں۔ جو کہ کپاس کے کل رقبہ کا ۴۶ فیصدی حصہ ہوتا ہے۔

اعداد شمار سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ جنگ کے چھڑنے سے پہلے پانچ سال کے عرصہ میں چھوٹے ریشہ والی روئی (دیسی کپاس) کی کھپت حسب ذیل تھی۔

ہندوستانی کارخانوں میں: ۱۴٫۵ فیصدی۔
برآمد انگلستان ۱۱٫۰ ؍؍
برآمد یورپ (علاوہ انگلستان) ۲۴٫۷ ؍؍
برآمد جاپان: ۳۵٫۸ ؍؍
برآمد چین و دیگر مشرقی ممالک (علاوہ جاپان) ۴٫۰ فیصدی۔

ان اعداد سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پنجاب کی چھوٹے ریشہ والی روئی (دیسی کپاس) کا ۸۵ فیصدی حصہ دساوری منڈیوں میں فروخت ہوتا تھا۔ جن میں سے جاپان سب سے بڑا گاہک تھا۔ اور کل فصل کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ خریدتا تھا۔ یوروپ (علاوہ انگلستان) بھی تقریباً اتنا ہی حصہ لیتا تھا۔ اب یہ دونوں منڈیاں جو کہ دیسی کپاس کی کل پیداوار کا ۷۰ فی صدی حصہ خریدتی تھیں۔ ہندوستان کے لئے بند ہو چکی ہیں۔ اور چونکہ ہندوستانی کارخانوں کے لئے دیسی کپاس کی اتنی فالتو مقدار کو استعمال کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے دیسی کپاس کو موجودہ پیمانہ پر کاشت کئے جانے کا صرف یہی نتیجہ ہو گا۔ کہ پنجاب میں اس روئی کی پیداوار کا جو کہ تقریباً چار لاکھ گانٹھ ہے۔ فروخت کرنا مشکل ہو گا۔ اگر بالفرض فروخت ہو بھی گئی۔ تو اس کا بھاؤ چار روپے چھ آنے فی من۔ جو کہ موجودہ نرخ ہے اور کم خیال کیا جاتا ہے سے بھی کم ہو گا۔

ان حالات میں زمینداروں کو چاہیئے۔ کہ آئندہ فصل خریف میں جس جس جگہ ممکن ہو سکے دیسی کپاس کا رقبہ معمول سے کم کر دیں۔ اور اس کی بجائے دوسری اجناس۔ خاص طور پر اجناس خوردنی۔ جو ان کے علاقہ میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ کاشت کریں۔ گذشتہ سال علاقہ بار کے نہری اضلاع نے کل پنجاب کی دیسی کپاس کے رقبہ کا تقریباً تئیس فی صدی حصہ بویا تھا۔ جبکہ درمیانے اور لمبے ریشہ والی کپاس (امریکن کپاس) کا رقبہ اس سے چار گنا تھا۔ موخرالذکر کپاس کے لئے اب بھی منافع بخش مانگ ہے۔ اور غالباً آئندہ بھی ایسی ہی مانگ رہے گی۔ درمیانی ریشہ والی کپاس کا موجودہ نرخ دیسی کپاس کے نرخ سے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ لمبے ریشہ والی کپاس جس کا نرخ اس وقت ساڑھے دس روپے من ہے۔ اور بھی زیادہ منافع بخش ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستانی کارخانے لمبے ریشہ والی روئی کی اس کی موجودہ کل پیداوار سے بہت زیادہ مقدار کھپت کر سکتے ہیں۔ اور زمینداروں کو تسلی رکھنی چاہیئے۔ کہ ایسی کپاس کے لئے مسلسل اور منافع بخش مانگ رہے گی۔ اس لئے آئندہ سال ہر ایک جگہ جہاں بھی مقامی حالات موافق ہوں۔ لمبے ریشے والی کپاس کو کاشت کرنے سے زمیندار نہ صرف اپنی آمدنی میں ہی اضافہ کریں گے بلکہ ان سے جہازوں میں اس جگہ کی بھی بچت ہو گی۔ جس میں اس قسم کی روئی اب مصر اور کینیا سے ہندوستان میں آتی ہے اس لئے نہری علاقوں کے زمینداروں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اس سال لمبی ریشہ والی (امریکن) کپاس کی کاشت کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اور گزشتہ سال کی نسبت دیسی کپاس کا رقبہ بہت کم کر دیں۔ محکمہ زراعت پنجاب امریکن کپاس کا کافی بیج زمینداروں کے لئے مہیا کرنے کا بندوبست کر رہا ہے۔ لمبی ریشہ والی کپاس کے علاوہ دیسی کپاس کی بجائے اجناس خوردنی کو کاشت کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آئندہ کئی سالوں تک ملک کے اندر اجناس خوردنی کا کافی مقدار میں مہیا کرنا۔ اور ذخیرہ رکھنا ایک قومی مفاد ہے۔

پنجاب کے دیگر کپاس پیدا کرنے والے علاقوں خاص طور پر جنوب مشرقی اور وسطی اضلاع میں لمبی ریشہ والی کپاس پیدا کرنے کے لئے حالات موافق نہیں ہیں۔ لیکن خوش قسمتی سے ان علاقوں میں پہلے ہی زمینداروں کا رجوع کپاس کا رقبہ کم کر دینے کی طرف ہے۔ تاہم گزشتہ سال ان ضلعوں میں دیسی کپاس کا رقبہ ۸½ لاکھ ایکڑ تھا۔ جو کہ صوبہ بھر کی دیسی کپاس کے کل رقبہ کا تقریباً دو تہائی ہے۔ اس کے برعکس باجرہ اور مکئی جیسی خوردنی اجناس کے رقبہ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ سال ۱۹۴۱ء میں باجرہ کی کاشت سالہائے قحط ۱۹۳۷ء تا ۱۹۳۹ء کے پہلے رقبہ سے بھی بقدر دس لاکھ ایکڑ بڑھ گئی ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ موجودہ رجوع کو آئندہ سال میں زیادہ فروغ دیا جائے۔ درآمد اور برآمد کے اعداد شمار ظاہر کرتے ہیں کہ جس سال بارش کم ہو۔ پنجاب بھاری مقدار میں باجرہ باہر سے منگواتا ہے۔ اور جب بارشیں اچھی ہوں۔ تو تقریباً اتنی ہی مقدار باہر بھیجتا ہے۔ پس زمینداروں کو چاہیئے۔ کہ گزشتہ سہ سالہ رجوع کو اور بھی فروغ دیں۔ اور دیسی کپاس کے رقبہ کو گھٹا کر اس کی جگہ اجناس خوردنی بوئیں۔ اور اس طرح وہ اجناس پیدا کریں۔ جن کی ملک میں زیادہ مانگ ہے۔

اس سوال کا جواب کہ دیسی کپاس کی بجائے کونسی فصلیں بوئی جائیں۔ اور کتنے رقبہ میں مقامی حالات پر منحصر ہے۔ مثلاً نہری علاقوں میں لمبی ریشہ والی کپاس کی کاشت بڑھائی جا سکتی ہے۔ جبکہ صوبہ کے زیادہ تر حصہ میں جوار۔ باجرہ جیسی اجناس خوردنی زیادہ کاشت کی جا سکتی ہیں۔ تاہم بعض علاقے ایسے بھی ہیں۔ جہاں مکئی یقیناً زیادہ کامیاب فصل ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب مکئی اور پنجاب کا میدہ بھی درآمد کرتا ہے۔ اور آجکل میدہ بنانے کے لئے بعض جگہ سفید مکئی کی مقامی مانگ ہے جو کہ اس وقت پوری نہیں ہو رہی۔ ممکن ہے کہ بعض علاقوں میں خریف فصلوں کی کاشت کم کر کے ربیع فصلیں گندم اور چنے کا رقبہ زیادہ کرنے کی گنجائش ہو۔ بہر حال زمیندار اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر جانتے ہیں۔ کہ ان کے علاقوں میں کون کون سی فصلوں کا ردو بدل زیادہ کامیاب رہے گا۔ قابل توجہ بات یہ ہے۔ کہ زمیندار اپنے فائدے کے لئے دیسی کپاس کی موجودہ حالت کا جائزہ لیں۔ اور اپنی فصلوں کے رقبہ میں اپنے حالات کے موافق کمی بیشی کر لیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں ضروری اطلاع

صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان نے بروئے ریزولیوشن ۱۲۷ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۴۱ء فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ سوائے ان نمائندگان کے جنہیں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خصوصیت سے بلائیں۔ باقی ہر نمائندہ سے ایک ایک روپیہ مشاورت کی رپورٹ کے لئے لینا چاہیئے۔ لہٰذا ہر ایک نمائندہ سے ایک ایک روپیہ پیشگی لیا جایا کرتا ہے جماعتیں اپنے نمائندگان کو مطلع کر دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

اس ہفتہ بھی چونکہ خطبہ جمعہ میسر نہیں آسکا۔ لہذا یہ پرچہ خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال ہے۔

منیجر

آپ کا خریداری نمبر

دفتر کیلئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا خط وکتابت کرتے وقت اس نمبر کا ضرور حوالہ دیں۔ منیجر

تین رشتے

(۱) ایک دوست نیک صالح شیخ قانونگو سرکاری ملازم عمر ۳۷/۳۸ سال پہلی بیوی سے دو لڑکیاں اور تین لڑکے موجود۔ قادیان میں سکنی مکان۔

(۲) دو بھائی کنوارے۔ بڑا بعمر ۲۱ سال مستقل کلرک ڈاکخانہ۔ چھوٹا بعمر ۱۹ سال پٹواری مال۔ ہر دو مخلص اور متدین۔ قوم راجپوت کے لئے موزوں رشتے درکار ہیں۔

شیخ محمد حسین لوہاری دروازہ ملتان۔

امرت دھارا کے بیوپاری نوٹ کرلیں!

یکم مارچ سنہ ۱۹۴۲ء سے امرت دھارا کی خرید پر کمیشن کم کر دیا جاویگا۔ اس واسطے جس کسی کے پہلے آرڈر کا مال بقایا ہو۔ وہ ۲۸ فروری تک اپنا روپیہ جمع کرادیں۔ تاکہ ہڑتال ختم ہوتے ہی مال بھیجا جاوے۔ ہماری کوشش یہی ہے۔ کہ امرت دھارا کی قیمتوں میں اضافہ نہ کیا جاوے۔ مگر حالات موجودہ میں کمیشن کو کم کر دینے پر مجبور ہیں!

المشتہر:- منیجر امرت دھارا فارمیسی لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

"وی" برائے وکٹری (فتح)

ریلوے ہر ممکن کوشش سرانجام دے رہی ہے۔ آپ بھی اس ضمن میں امداد کریں گے اگر آپ سفر نہایت اشد ضرورت کے پیش نظر ہی کریں!

ایک ضروری گذارش

"الفضل" مورخہ ۲۰-۲۱ فروری میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جنکا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۸ مارچ تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن احباب کا چندہ اس تاریخ تک وصول نہ ہوگا ان کی خدمت میں ۹ مارچ کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی۔ پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ موجودہ حالات میں ہر ممکن تعاون فرمادیں۔ اور چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ کریں۔

منیجر

گوہر امید!

(۱) لاکھوں میں سے ایک لاجواب اور مجرب تحفہ جسکی نظیر طبی دنیا میں مشکل ہی ملیگی۔ کون ہے جسے نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہوگی۔ اس دوائی کے چند روزہ استعمال سے بفضلہ تعالےٰ خوبصورت اور ہونہار لڑکا پیدا ہوگا۔ اگر یہ دوا یکصد روپیہ میں بھی ملے تو سستی ہے۔ بصورت عدم فائدہ دام واپس۔ ہدیہ چار روپے چھ آنے

(۲) منان پلز:- جادو اثر۔ تریاق کامل۔ ہر قسم کے درد۔ ریحی۔ وجع المفاصل۔ عرق النساء اور گنٹھیہ کیلئے اکسیر صفت۔ بہترین طبی عجائبات۔ تین ہفتہ کی خوراک قیمت دو روپے چار آنے

(۳) طلاء مقوی:- نہایت مفید۔ تمام نقائص دور کرتا ہے۔ آزمائش شرط ہے قیمت ایک روپیہ فی شیشی

نوٹ:- وی۔ پی کے لئے کچھ رقم پیشگی بھیجیں۔

شیخ محمد حسین قادر بخش پروپرائٹرز منان احمدیہ فارمیسی لوہاری دروازہ ملتان شہر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مغلپورہ کی مکینکل ورکشاپوں میں مستریوں۔ ٹول میکروں۔ بائلر میکروں۔ بلیک سمتھوں۔ مل رائٹس فٹروں اور ایرکٹرز کی تجارت میں جرنی مین کی ۳۰ عارضی اسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تنخواہ کا گریڈ ۶۵-۵/۲-۸۵ ہے۔ ان کو وہ تنخواہ ملیگی جو یا وقتاً فوقتاً ان کی پوزیشن اور تعیناتی پر عائد ہونے والے سروس قوانین کے ماتحت تجویز کی جائیگی۔ جرنی مین کی تقریباً بیس اسامیوں کیلئے اسی سکیل پر تنخواہ ملیگی جو لوکو موٹو شیڈز میں فٹروں اور بائلر میکروں کی تجارت میں دی جاتی ہے۔ ورکشاپوں میں ان ۳۰ اسامیوں میں سے ۱۶ اسامیاں مسلمانوں کیلئے وقف ہیں۔ ۱۱ اینگلو انڈین اور ڈومسائل یورپینوں کیلئے ہیں۔ لوکوموٹو شیڈز میں ۲۰ اسامیاں اقلیت کے فرقوں کیلئے بھی رکھی گئی ہیں جن کے پاس مندرجہ ذیل کوالیفیکیشنز ہوں۔ وہی درخواستیں بھیجیں۔

ا۔ مستند ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا کوالیفائڈ ہونا۔

ب۔ ریلوے کی ورکشاپوں۔ آرسنلوں۔ ڈاک یارڈوں یا ٹھیکہ داروں کی مشہور ورکشاپوں میں جو مکینکل کام کر رہی ہوں۔ پوری عملی ٹریننگ حاصل کی ہو۔ انگریزی لکھ پڑھ سکتے ہوں۔

ج۔ آرٹیزروں کے طور پر مستند ورکشاپوں میں کم از کم سات سال تک تجربہ حاصل کیا ہو۔ انگریزی لکھ پڑھ سکتے ہوں اور مکینکل ڈرائنگ سمجھ سکتے ہوں۔

درخواستوں کیساتھ عملی تجربے۔ تعلیمی قابلیت۔ چال چلن اور کھیلوں کے متعلق تصدیق اسناد بھی بھیجی جائیں۔ جنرل منیجر این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کو ایک ٹکٹ لگا ہوا اور پتہ لکھا ہوا لفافہ بھیجنے پر تفصیلات بھیجی جائینگی۔ اس لفافے کے بائیں کونے میں "جرنی مین کی اسامیاں" لکھا ہونا چاہیئے۔ مجوزہ فارموں پر درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء ہے۔

جنرل منیجر

دَواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق!

دواخانہ خدمت خلق میں نہایت محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار ہوتی ہیں جن میں بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں بعض سابق مشہور اطباء کے نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ دواخانہ خدمت خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کیلئے ہر وقت موجود رہتے ہیں اور ایسی نادر ادویہ ملتی ہیں جو اور کسی جگہ قادیان تو کیا پنجاب بھر میں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ بعض ادویہ دہلی تک سے نہیں مل سکتیں۔ ہمارے دواخانہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ہر نسخہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جو نسخہ پسند کریں تیار کر کے دے سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔

شفا بخش

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے تھے۔ طبیعت گھٹ جاتی تھی۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اُتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کیلئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ درد سر۔ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کاٹے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسے کیا خرید لیا۔ گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اسکے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں آئیگی قیمت بڑی شیشی عہ۔ درمیانی شیشی عہ چھوٹی ۸ر

اکسیر نزلہ

پرانے نزلہ کیلئے بینظیر دوا ہے۔ کسقدر پرانا نزلہ ہو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ جن لوگوں کو بار بار نزلہ ہوتا ہے یہ علامت دماغی اور سینہ کی کمزوری کی ہے اور اسکا فوری علاج چاہیئے۔ اکسیر نزلہ استعمال کر کے دیکھیں کہ دوسرے بیسیوں علاجوں سے زیادہ مفید پڑیگا۔ قیمت فی شیشی عہ

اکسیر شباب

جوانی میں جن لوگوں کو بڑھاپے کی سی کمزوری شروع ہو جاتی ہو اور گویا بہار سے پہلے ہی خزاں کا موسم آجاتا ہے ان کیلئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس کے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی۔ تفصیلات میں جانا مشکل ہے جنکی عمر بڑی ہو۔ انکو ساتھ حبوب جوانی استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے

حبوب جوانی

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے ایک اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بینظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے قیمت پچاس گولیاں تین روپے (سے ر)

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی۔ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزوروں اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے قیمت چار تولے ایک روپیہ۔

زد جام عشق

مشہور نسخہ ہے اسکی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت درجہ اول ساٹھ گولیاں چھ روپے درجہ دوم ساٹھ گولیاں چار روپے

حب مروارید عنبری

دل و دماغ کی طاقت کی بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف رہے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا معمول تھا۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

حب جُند

ہسٹریا کا واحد علاج ہے اعصابی کمزوریوں مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے۔ آزمودہ ہے۔ دُور دُور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے۔

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو جن کے بچے گر جاتے ہوں۔ یا مر جاتے ہوں۔ اسکا استعمال درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے ایام حمل میں اٹھرا کیلئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر تبھی اچھا ہوتا ہے۔ کہ ساتھ اس کا استعمال کروایا جاوے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے قیمت فی تولہ چار روپے

ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں۔ ایام حمل اور بعد ماں کو کھلانی چاہئیں۔ اور بچہ کو بھی دینی چاہئیں اٹھرا کا بے خطا علاج ہے بشرطیکہ اکسیر جنین کا استعمال ساتھ ہو۔ قیمت فی تولہ عہ

معجون کہربا

جن عورتوں کو خون کی کثرت ہو۔ ان کیلئے نہایت کار آمد دوا ہے قیمت فی تولہ ۶ر

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانیوالی بے نظیر دوا ہے قیمت چار تولہ ایک روپیہ

حب لبساک

غضب کی مفید دوا ہے۔ خشک کھانسی کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ نما کھانسی ہو۔ ان کو اسکا استعمال بہت مفید پڑیگا۔ قیمت سو گولیاں ۸عہ

حب کپساب

کپساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بینظیر دوا ہے۔ جو لوگ خون کا دباؤ کم ہو جانیکی وجہ سے چارپائی پر پڑ جاتے ہیں ان کیلئے بینظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ۸عہ

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں یہ سرمہ ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے۔ کثرت سے لوگ منگواتے ہیں اور جو ایکدفعہ منگوالیں پھر کسی اور سرمہ کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری پانی آنے ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ عہ چھ ماشے عہ تین ماشے ۱۰ر

سفوف جُند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں ان کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کیلئے ہم نے بینظیر دوا تیار کی ہے۔ اسمیں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں قیمت پندرہ خوراک ۱۲ر

ملنے کا پتہ:-

دَواخانہ خدمت خلق قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون۔ ۱۹ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جب سے ہماری فوجیں دریائے بلین سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ لڑائی بہت زور پکڑ گئی ہے۔ دشمن دریائے بلین کے شمال میں ہماری فوجوں کے مغربی بازو کو کاٹ دینے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ دشمن کی فوجوں نے دریائے بلین کو پار کرنے کی کوشش کی مگر اسے واپس دریا میں دھکیل دیا گیا۔ لڑائی بیحد گھمسان کی ہو رہی ہے اور دونوں فریقوں کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ دریائے بلین کے شمال میں پانچ میل کے فاصلہ پر واقع شہر "ڈینی گون" پر بھی دشمن نے حملہ کر دیا ہے۔

سڈنی۔ ۱۹ فروری۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے آج اعلان کیا۔ کہ ڈارون پر جاپانی طیاروں کے حملہ سے ریڈیو سٹیشن بند ہو گیا۔ اس حملہ سے مکانات کو بھاری نقصان پہنچا۔ جانی نقصانات کا ابھی اندازہ نہیں ہو سکا۔

رنگون۔ ۲۰ فروری۔ یہاں کی بندرگاہ کا استعمال بند کر دیا گیا ہے۔ اور اسکے دروازوں میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اب چین کو سامانِ جنگ ہندوستان سے براہ راست بھیجے جانے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

رنگون۔ ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ رائل ایر فورس نے سیام میں دشمن کی فوجوں کے اجتماع پر زبردست بمباری کی۔ نیز برما میں ہمارے جہاز دشمن کے عقبی مورچوں پر لگاتار بمباری کر رہے ہیں۔ کل بلین کے مشرق میں دشمن پر کاری ضرب لگائی گئی۔

بٹاویہ۔ ۱۹ فروری۔ مشرقی جاوا میں ایک ہوائی اڈہ پر جاپانی طیاروں نے مشین گنوں سے فائر کئے جس سے معمولی نقصان ہوا۔ مغربی جاوا کے ایک ہوائی اڈہ پر بھی بمباری کی گئی۔ اور جاوا کے دوسرے حصوں میں بھی دشمن نے دیکھ بھال کے لئے پرواز کی۔ جاوا میں جاپانی فوجوں کے اُترنے کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ سیام میں چینی فوجوں کی پیشقدمی کی بھی سرکاری طور پر یہاں تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ جنگ کے متعلق پارلیمنٹ میں جو بحث ہوئی۔ اس سے بےچینی پیدا ہو رہی ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا تھا۔ کہ برسٹ سے جرمن جہازوں کا کامیاب فرار ہمارے لئے مفید ہے۔ ڈیلی ہیرلڈ نے لکھا ہے کہ پھر تو ہمیں جرمنی کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ پارلیمنٹ کے ممبروں میں بھی کچھ بےچینی ہے۔ سرکاری پارٹی کے ایک گروپ نے اجلاس کر کے حکومت سے عدم اطمینان ظاہر کیا۔ اور وزارت میں تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ سرکاری پارٹی کے دوسرے گروپ بھی یہی مطالبہ کرنے والے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ لارڈ بیور بروک کو خاص مشن پر امریکہ بھیجا جا رہا ہے۔ اس لئے وزارت میں ان کی جگہ سر سٹیفورڈ کرپس کو دی جائے گی۔ سر موصوف ہی ہاؤس کے لیڈر ہوں گے۔ مسٹر اٹیلی کو وزیر نوآبادیات بنا دیا جائے گا۔ اور کیپٹن لٹلٹن کو نائب وزیر حفاظت۔ یہ بھی خیال ہے کہ سر کنگسلے وڈ اور مسٹر گرین وڈ جنگی کیبنٹ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ ہاؤس آف کامنز میں وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ رنگون کو شہریوں سے خالی کرنے اور ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے پناہ گاہوں کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ایک اور ممبر نے ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ مگر وزیر ہند نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

قاہرہ۔ ۱۹ فروری۔ لیبیا کے محاذ پر فریقین کی سرگرمیاں صرف گشت تک ہی محدود ہیں۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جنرل رومیل پھر اسی مقام کی طرف ہٹ رہا ہے۔ جہاں سے اس نے چند روز ہوئے پیشقدمی شروع کی تھی۔

وشی۔ ۱۹ فروری۔ موسیو دلادیہ سابق وزیر اعظم فرانس موسیو بلوم اور جنرل گیملان کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ فرانس کی شکست ان کی کوتاہی سے منسوب کی گئی ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۹ فروری۔ جزیرہ نما باٹان میں جاپانی فوجیں امریکن فوجوں پر زبردست دباؤ ڈال رہی ہیں۔ توپخانے زبردست گولے برسا رہے ہیں

لاہور۔ ۱۹ فروری۔ سٹی مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ کل باہر سے دو ہزار من آٹا منگوا لیا گیا۔ اور مختلف مقامات پر ڈپو کھول دیئے گئے ہیں۔ پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ تا کسی کو تکلیف نہ ہو۔

کلکتہ۔ ۲۰ فروری۔ حکومت بنگال نے سفارش کی تھی۔ کہ مسٹر سرت چندر بوس کو ترچناپلی سے بنگال کے کسی مقام پر منتقل کر دیا جائے۔ مگر حکومت ہند نے یہ درخواست مسترد کر دی ہے۔ اب حکومت بنگال نے سفارش کی ہے کہ کسی اور صوبہ میں بھیج دیا جائے۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جزائر غرب الہند میں اروبا کے نزدیک دشمن کی آبدوزیں دیکھی گئی ہیں۔ امریکن طیاروں نے ان پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر وہ غائب ہو گئیں۔

لاہور۔ ۱۹ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ضلع لاہور میں لکڑی سوختنی کے نرخ مقرر کر دیئے ہیں۔ شیشم کیکر اور جنڈ وغیرہ تھوک بارہ آنہ اور پرچون پندرہ آنہ من۔ اور توت وغیرہ تھوک دس آنہ اور پرچون تیرہ آنہ من ہوگی۔ خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

چنگکنگ۔ ۱۹ فروری۔ چین کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ تیانی کی پہاڑیوں میں ۲۰ ہزار جاپانی فوج چینی فوجوں پر چھ طرف سے حملے کر رہی ہے۔ صوبہ شنٹنگ میں پچھلے ہفتہ دو ہزار جاپانی مارے گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۱۹ فروری۔ رُوسی فوجیں کالنسک کے مغرب میں پیشقدمی کر رہی ہیں اور انہوں نے کئی آباد علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر بھی جنگ شدید ہو رہی ہے۔ دشمن کو ایک دن میں گیارہ سو جانوں کا نقصان ہوا۔ ایک رُوسی اخبار نے لکھا ہے کہ دو سو روسی ہوابازوں نے تقریباً تیس ہزار محوری فوجوں کو ہلاک کیا ہے برلین ریڈیو نے بھی روسی فوجوں کی پیشقدمی کو تسلیم کر لیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ برما میں چینی فوجیں آسامی فوجوں پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ اور آسامی فوجیں بہت کچھ سامان چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی ہیں +

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ تیمور میں فوجیں اتار دی ہیں۔ یہ مقام ڈارون کی بندرگاہ سے چار سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ آج پھر ڈارون پر حملہ کیا گیا جس سے جانی اور مالی نقصان ہوا۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ ماسکو ریڈیو نے بتایا ہے کہ خارکوف کے علاقہ میں رُوسی فوجیں زبردست حملے کر رہی اور آگے بڑھ رہی ہیں۔ وہ خارکوف کے پاس سے ہوتی ہوئی آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور جرمنوں کے مورچوں کی آخری حد تک پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ لیبیا میں ابھی کوئی بڑی لڑائی نہیں شروع ہوئی۔

دہلی۔ ۲۰ فروری۔ برما کے چار ہزار اور ہندوستانی مدراس پہنچ گئے ہیں۔ جن کو اپنے گھروں کو پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

سرگودھا۔ ۱۹ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا نے حکم دیا ہے کہ تمام وہ دوکاندار جن کے پاس ضروریات زندگی کے لئے سٹاک ہیں کاروباری اوقات میں دوکانیں کھولیں اور مقررہ نرخوں پر اشیاء فروخت کریں۔ ورنہ انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ اور جرمانہ کے ساتھ چھ ماہ تک قید کی سزا ہو سکے گی۔

دہلی۔ ۱۹ فروری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ گندم کے زیادہ سے زیادہ نرخوں میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے مارکیٹ میں افرا تفری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ مقررہ نرخ زیادہ سے زیادہ ہے۔ اور گھٹیا قسم کی گندم کی قیمت کم سے کم مقرر کرنے کا بھی گندم کمشنر کو اختیار ہے۔

نیویارک۔ ۱۹ فروری۔ مارشل چیانگ کائی شیک کے ہندوستان میں ورود کو نیویارک ٹائمز نے دنیا کی عظیم ترین ڈپلومیٹک فتوحات میں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی